International Journal of Humanities and Social Science Invention (IJHSSI)
ISSN (Online): 2319 – 7722, ISSN (Print): 2319 – 7714
www.ijhssi.org ||Volume 13 Issue 1 || January 2024 || PP. 117-118

Moulana Siddique Khan Rahmani Shameem - A famous Urdu Poet from Visakhapatnam

Dr MAHBOOB MOHD
D.I.F.A (Arabic); M A; M Phil; Ph. D (Urdu)
TRR Government Degree College, (A)
Kandukur.
Andhra Pradesh- 523105

o

20 زیب دیتا ہے اُنھیں کیئے اگر
پاستان ومحسن اردو زبان

اس موقع پر انتہائی افسوس کے ساتھ ذکر کرنا پڑتا ہے کہ موصوف کی شعری تخلیقات ان کی بے نیازی کے سبب گردش زمانہ کے ستم ظریف ہاتھوں کی نذر ہوگئیں ۔اب ان کا کلام نہیں ملتا،سوائے ان چند اشعار کے جو ان کے بعض شاگردوں کے ذہن میں محفوظ ہیں۔

حاصل یہ زندگانی کا ہم کو ملا شمیم
دنیا سے چل بسے غم دنیا لیئے ہوئے
کیا شکریہ ادا کروں پروردگار کا
رتبہ بڑھا دیا مری مثبت غبار کا

عمر کے تقریبا ۸۳ سال کا سفر طے کرنے کے بعد یہ منور ستارہ ۱۹۸۴ء میں سحاب اجل کی گھٹا ٹوپ تاریکی میں گم ہوگیا۔

مولانا صدیق خان رحمانی شمیم

آپ کا پورا نام محمد صدیق خان رحمانی تھا۔ شمیم تخلص فرماتے تھے۔ مولانا صدیق خان رحمانی شمیم ایک نہایت قابل احترام[20] شخصیت کے حامل تھے۔ وہ دینیات کے بہترین عالم اور اردو زبان وادب کے استاد تھے۔ ایک شاعر کی حیثیت سے آپ استادانہ مقام رکھتے ہیں۔ آئی آندھرا اُردو مجلس اور ''بزم ادب'' کے بانیوں میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ اصناف سخن میں قصائد اور غزلیات میں زیادہ شغف تھا۔ آپ تادم آخر دینی خدمت کے علاوہ شعر وادب کے میدان میں بھی پرورش لوح وقلم کرتے رہے۔ وشاکھاپٹنم کے بیشتر مشہور شعراء کو مولانا شمیم کی شاگردی کا شرف حاصل رہا ہے۔ ان میں جناب محمد الیاس کیفی مرحوم، جناب شیخ رسول معصوم، ڈاکٹر جلال جماش، جناب محمد علی فاتح مرحوم، جناب اقتدار حسین روشی صاحب اور جناب کبیر اظہر وغیرہ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مولانا محمد صدیق خان رحمان شمیم ولد نعمت اللہ خان بن فتح اللہ خان بن حسینی خاں، یوسف زئی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ حسینی خان صاحب کے والد ایران سے افغانستان ہوتے ہوئے ہندوستان میں آکر آباد ہو گئے تھے۔ مولانا شمیم مرحوم کے آباد واجداد چمڑے، پارچہ جات اور سونے چاندی کے تاجر تھے۔

مولانا شمیم مرحوم نے ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں ایک خدا پرست ب بزرگ مولانا اسد بخش صاحب سے حاصل کی۔ اس کے بعد دار العلوم رحمانیہ دہلی سے دستار فضیلت حاصل کر کے وہیں درس وتدریس کا پیشہ اختیار کیا۔ ساتھ ہی وہاں سے اپنی ادارت میں ''محدث'' نامی ایک اخبار کا اجراء بھی کیا۔ کچھ عرصے بعد مولانا ثناء اللہ امرتسری کی ایماء پر دہلی سے وشاکھاپٹنم چلے آئے اور اس طرح یہاں آکر مولانا ممبر ومحراب سے وابستہ ہو گئے۔ ساتھ ہی ایک اسکول میں مدرس مقرر ہوئے اور میں مقامی مشہور کالج مسزاے وی این کالج میں حیثیت اور لکچرآپ کا تقرر رہوا۔ جہاں سے آپ ریٹائر بھی ہوئے اور پنشن بھی پائی مگر ساتھ ہی مسجد کی خطابت سے آخر دم تک وابستگی رہی ہے۔

مولانا شمیم مرحوم اپنی شیریں مقالی علم وفضل اور خوش بیانی کی وجہ سے ہر مکتبہ فکر کے لوگوں میں مقبول تھے۔ آپ حسن اخلاق کا مجسمہ، صبر وشکر کے خوگر اور حکمتِ عملی وحاضر دماغی میں یکتا تھے۔ تیر اندازی میں بڑی مہارت رکھتے تھے، شکار کھیلنا محبوب مشغلہ تھا۔ اپنی ضرورت پر دوسروں کی ضرورتوں کو ترجیح دینا آپ کا خاصہ تھا۔ آپ سہ لسانی ادیب تھے۔ آپ عربی، فارسی اور اردو تینوں زبانوں پر یکساں عبور رکھتے تھے۔ شعبۂ اردو آندھرا یونیورسٹی کے بورڈ آف اسٹڈیز کے صدر کے عہدے پر مرتوں غیر معمولی فراض انجام دیئے۔ آل اندھرا اردو مجلس، وشاکھاپٹنم کی طرف سے موصوف کو ان کی ادبی خدمات پر ''پاسبان اردو'' کے گراں قدر خطاب سے بھی نوازا گیا۔ اسی موقع پر آندھرا یونیورسٹی کے صدر شعبۂ اردو جناب ڈاکٹر مقبول فاروقی صاحب نے مولانا کی خدمت اور ان کی ہمہ گیر شخصیت کو یوں خراج پیش کیا۔

قدوستوا پنے امیر کارواں　　ہیں جناب حضرت صدیق خان
عالم دین وخطیب نے بدل　　منفرد نگار وشاعر بے گماں
تشنگان علم کی منزل ہیں یہ　　بزم اردو کے ہیں یہ پیر مغاں
اک عطا ہیں آپ ورنہ شہر میں　　ایسے استادان کامل ہیں کہاں
بے نیاز دولت دنیا رہے　　اپنی درویشی میں شاکر شادماں

عمر وقف خدمت اردو رہی　　تا کہ ہو یاں نقش اردو جاودلی